آل طریقت کا ترجمان

مجلہ آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

بیاد قطب الارشاد فرد الافراد

حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین صفی القادری

قدس اللہ سرہ العزیز

آرگنائزیشن کا نام مصطفیٰ اسلام

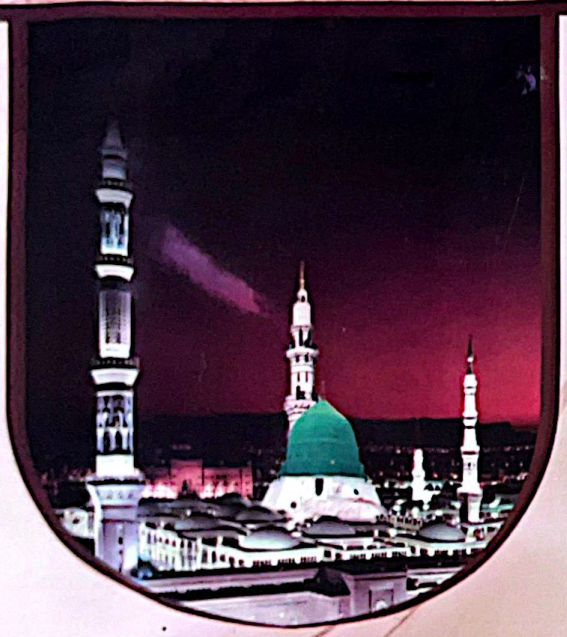

الٰہی تا بہ ابد آستانِ یار رہے
یہ آسرا ہے غریبوں کا برقرار رہے

اہل طریقت کا ترجمان

مجلہ

آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

شمارہ نمبر 33 جون 2012 رجب 1433

خوشا مدرسہ، مسجد و خانقاہے
کہ دروے بود قیل وقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بفضل عنایت
حضرت پیر محمد مظہر حسین قادری
زیب سجادہ آستانہ عالیہ

بظل حمایت
پیر محمد اختر حسین قادری
ہمشیر طاہر

زیر ادارت
ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین قادری
منگانی شریف

نائب مدیر
سید رفاقت علی شاہ قادری

معاون
لالہ محمد رفیق طاہر ❁ ملک ربّ نواز
چوہدری اللہ رکھا ❁ مشتاق احمد گل

مجلس مشاورت
❁ پیر محمد سخی حسین ❁ پیر سید التجار حسین
❁ پیر طیب حسین قادری ❁ پیر ندیم اختر ندیم منگانوی
❁ ساجد امتیاز ❁ حاجی محمد اقبال
❁ رجب علی خان ❁ میاں محمد مبارک القادری
❁ ڈاکٹر حق نواز ❁ میاں نذیر احمد
❁ مبارک علی نثار ❁ میاں غلام محی الدین
❁ محمد قاسم حنیف ❁ حافظ منظور احمد
❁ ثمر عباس ہراج ❁ محمد ریاض سندھی

مجلس اشاعت
وقاص حیدر قادری
ظفر اقبال ناصر مارفوالا ❁ محمد اکرم قادری

فہرست

1	اداریہ	ابو محمد رئیس طاہر قادری	2
2	تفسیر امداد الکرم	پیرزادہ امداد حسین	3
3	حدیث عشق	پیر محمد مظہر حسین قادری	4
4	درس حدیث	مفتی نصیر الدین نصیر	5
5	سید عبدالرزاق گیلانیؒ	سید سید علی ثانی قادری	6
6	مجدد الف ثانیؒ	محمد دین کلیم قادری	10
7	دیوان قادری	پروفیسر ڈاکٹر محمد جمیل قلندر	13
8	ایثار	محمد خورشید حسن احسان	19
9	شجرہ شریف	سلسلہ طریقت خاندان قادریہ کرمیہ	21
10	فلسفہ زندگی	شیخ محمد اقبال طاہر	22
11	تخلیق جن وانس	مفتی محمد فاروق سلطان	25
12	اسپین کا مطالعاتی سفر	پیر محمد طاہر حسین قادری	29
13	مجلس نمبر 10	چوہدری اللہ رکھا قادری	41
14	قصیدہ غوثیہ	سید عارف معین بلے	44
15	امام اعظم ابوحنیفہؒ	محمد اکرم قادری	46
16	وفیات	ادارہ	48
17	تاثرات بر زیارات ایمان	افتخار احمد حافظ قادری	49
18	محمد بن سلمان الجزری	افتخار احمد حافظ قادری	78
19	The Education Policy Of Islam	پیرزادہ امداد حسین	80

آرگنائزیشن کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

رابطہ برائے خط وکتابت
قادریہ آرگنائزیشن دربار کرم طاہر آباد منگانی شریف چک نمبر 171 ڈاکخانہ 214 تحصیل وضلع جھنگ

تبصرہ برکتاب زیاراتِ ایران

12 فروری 2012ء

چوہدری اللہ رکھا
ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی

اوروں کا ہے پیام اور ، میرا پیام اور ہے
عشق کے درد مند کا طرزِ کلام اور ہے

کسی کا قول ہے کہ آپ روشنی نہیں دیکھ سکتے مگر روشنی میں چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں۔اسی طرح آپ حق کو نہیں پہچان سکتے مگر کسی ایسی شخصیت کو جس نے حق کو پالیا ہے، سمجھنے کی کوشش کریں اور اس تک پہنچنے کی سعی کریں تو پھر دل حق کو بھی سمجھ سکتا ہے اور حق کو اپنے اندر سما بھی سکتا ہے۔

مصنف کتاب ''زیاراتِ ایران'' افتخار احمد حافظ قادری کے جدامجد حضرت گل محمد مردِ حق کی تلاش اور روحانی دنیا آباد کرنے کیلئے سرزمین افغانستان سے پشاور (پاکستان) تشریف لائے۔پاکستان میں آکر معلوم ہوا کہ راولپنڈی کے نزدیک گولڑہ شریف ایک جگہ ہے جہاں ایک مردِ قلندر حضرت فضل دین شاہ المعروف بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ (حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ محترم کے ماموں) روحانی فیض سے ایک عالم کو سیراب کررہے ہیں۔

آپ پشاور سے حضرت فضل دین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مرشد کی نظروں سے گھائل ہوگئے۔آج بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں کی جانب احاطہ مزار کے باہر دائیں طرف ابدی نیند سو رہے ہیں۔

محترم افتخار احمد حافظ کی پیدائش 1954ء میں جناب حافظ فقیر محمد کے ہاں راولپنڈی میں ہوئی۔آپ نے ابتدائی تعلیم راولپنڈی شہر میں ہی حاصل کی۔چونکہ گھریلو ماحول دینی تھا جس کی وجہ سے دین سے محبت آپ کے خون میں رچ بس گئی۔حفظِ قرآن کی سعادت والدِ محترم سے حاصل کی اساتذہ کی نظرِ توجہ کا نتیجہ ہے کہ عربی، فارسی پر پورا عبور حاصل ہے۔عربی زبان میں گفتگو کریں تو محسوس ہوتا ہے کہ اہل زبان بول رہا ہے۔

آپ نے مدینہ منورہ شریف (سعودی عرب) میں حضرت السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی مدظلہ العالی کے دستِ حق پرست پر سلسلہ قادریہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔پھر آپ نے پاکستان میں بیعتِ صحبت جناب شہزادۂ غوث الوریٰ السید محمد انور گیلانی قادری رزاقی مدظلہ العالی زیب سجادہ نشین سدرہ شریف سے کی۔انہوں نے خرقۂ خلافت سے نوازا۔

نبوت میں مصطفیٰ ﷺ ولایت میں میرا غوث رضی اللہ عنہ
محمود شکرِ حق سامان بنا فقیر کا

کہتے ہیں کہ برتن سے وہی کچھ رستا ہے جو اس میں ہو کے مصداق قبلہ حافظ صاحب تقریباً ساڑھے سترہ سال پاکستان میں اور نو سال سعودی عرب میں سروس کرنے کے بعد اپنے اصل کی طرف لوٹ آئے۔اس دوران انہوں نے فنی دنیا کو بڑے غور سے مطالعہ کیا۔ہر کسی کا کوئی نہ کوئی شوق ہوتا ہے۔قبلہ حافظ صاحب کو تعلیمات صوفیہ کے پرچار کا شوق بھی اور سیرو فی الارض کی تصدیق نے اس میدان کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔پھر حلقہ یاراں اتنا وسیع کہ آپ کے وژن کو بامِ عروج تک پہنچا دیا۔آج آپ کو تحریر و تصویر کے فن میں کمال کا درجہ حاصل ہے۔یہی نہیں آپ کو ہیرا کی تراش وخراش پر بھی عبور حاصل ہے۔آپ جہاں خود کو زیاراتِ مقدسہ سے مستفیض کررہے ہیں وہاں قاری کو بھی اس کے ماضی سے وابستہ رکھتے ہیں۔بظاہر سادگی پسند طبیعت معلوم نہیں ہوتا ہے کہ آپ کتابوں کے مصنف ہیں۔

کہتے ہیں کہ جن روحوں کا ملاپ اُس جنم میں ہوا ہے۔اس دنیا میں بھی اُن کا ملاپ ضرور ہوگا۔دوست، دوست کے دین پر ہوتا ہے۔یہی کچھ حافظ صاحب اور قبلہ سید رفاقت علی شاہ صاحب کے سلسلہ میں ہوا ہے۔حافظ صاحب نے جناب پیر سید رفاقت علی شاہ مشہدی کاظمی قادری کا سفرِ زیاراتِ ایران بمع سوانح حیات تحریر کرکے دوستی کا حق ادا کردیا ہے۔

کہتے ہیں ہیرا، ہیرا ہی ہوتا ہے لیکن جوہری کے پاس ہو تو وہ اس کو اور دیدہ زیب بنا دیتا ہے۔ کتاب کا ٹائٹل قاری کو کتاب دیکھنے کی ترغیب دیتا ہوا نظر آتا ہے۔ آغاز سے قبل انتہائے نگارش یہی ہے کہ تیرے نام سے ابتداء کر رہا ہوں۔ بسم اللہ شریف کو گلدستہ میں سمو دیا ہے۔ انتساب کتاب حضور قبلہ عالم منگانوی رحمۃ اللہ علیہ سے صاحب کتاب قبلہ شاہ صاحب کی روحانی والیدگی کو جلا بخش رہا ہے۔

تقریظ کا سہرا جناب قبلہ پیر محمد طاہر حسین حنفی القادری کے سر جو تصانیف کی دنیا میں خوب سے خوب تر کی تلاش میں اپنی جوگ جلائی رکھتے ہیں۔ جن کی مساعی جلیلہ کی بدولت آج منگانی شریف کا نام صرف پاکستان کیا بیرون ملک بھی محبت و آشتی کے پھول مچھار کر رہا ہے۔ آپ سفر میں ہوں یا حضر میں، ملک میں ہوں یا بیرون ملک اسلامی تعلیمات کی اشاعت ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ آپ نے قبلہ حافظ صاحب کو ہدیہ تبریک ان الفاظ میں پیش کیا ہے:

افتخار احمد ادیب روزگار — والہ و شیدا حبیب کردگار
عالم و عاشق، محقق کہنہ مشق — زاہد ابرار حافظ ذی وقار

حافظ صاحب کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے قاری کو جہاں اپنا ہمسفر بنایا ہے وہاں اس کے ذہن کو بھی تر و تازہ رکھا ہے۔ مثلاً فضیلت فارس کے حوالہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ کہ "اگر دین اوج ثریا پر بھی ہوتا تو فارس کا ایک شخص یا اہل فارس وہاں سے بھی حاصل کر لیتے" (صحیح مسلم)۔ ایک موقع پر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ پر اپنا دست مبارک رکھ کر ارشاد فرمایا کہ اگر ایمان اوج ثریا پر بھی ہوتا تو یہ وہاں سے بھی حاصل کر لیتا (صحیح بخاری)۔

ایرانیوں کو یہ شرف حاصل ہے کہ شہید کربلا سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کی رفیقہ حیات اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ سیدۃ بی بی شہر بانو رضی اللہ عنہا بھی ایرانی تھیں۔

کتاب کیا ہے ایک شاہکار ہے۔ مادی دور میں جہاں مسلم دنیا اپنے ماضی سے نابلد ہو رہی ہے۔ نگہر کی اس دوڑ میں ایک روحانی جھونکا ہے جو ہمارے ضمیروں کو جھنجھوڑ رہا ہے کہ ماضی سے سبق سیکھ اور اپنے مستقبل کو سنوار۔ دریا کو کوزہ میں بند کرنے والی بات ہے۔ کتاب ہمیں اس بات کی غمازی کرتی ہوئی نظر آتی ہے کہ مصنف کا اوڑھنا بچھونا تعلیمات صوفیہ کے حصول اور پرچار کیلئے وقف ہے۔

ترتیب کتاب میں حسین امتیاز ہے۔ زیارات کی ابتدا حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ بمع سوانح حیات اور دیگر حوالہ جات کو زینت کتاب کرنا۔ علمی دنیا میں غوطہ زنی کا مظہر معلوم ہوتا ہے۔ تصاویر کے حوالہ سے ماضی کو جدید دور سے ہم آہنگ کیا گیا ہے۔ نادر و یادگار تصاویر کا خزانہ ہم پہنچانے کی کوشش کرتے ہوئے قاری کی ہر خواہش کا خیال رکھا گیا ہے کہ وہ خود کو وہاں موجود پاتا ہے۔ پھر طرۂ امتیاز یہ کہ تاریخ اشاعت میں ربیع الاول کا انتخاب محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح دلیل ہے۔

کتاب کے حصہ اوّل میں ایران کے 13 شہروں میں مزارات مبارکہ کی زیارات کے حوالہ سے ان عظیم ہستیوں کی بارگاہ اقدس میں حاضری اور اجمالی احوال بیان کیے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں جناب پیر سید رفاقت علی شاہ مشہدی کاظمی قادری کی سوانح حیات کو حرز تحریر کیا گیا ہے۔ کتاب بڑی محنت اور انہماک سے ترتیب دے کر قاری کیلئے زیارات سے مستفید ہونا شامل ہے۔

اندرون ملک اور بیرون ملک سے زیارات مقدسہ کو یکجا کر کے ایک بہترین کاوش کو جلا بخشی ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کی اور کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر ان کی صحت میں اور زندگی میں برکت عطا فرمائے اور اس دوستی کو دوام بخشے۔

پیر بھائیوں سے خصوصاً اور قارئین مجلّہ آئینہ کرم سے عموماً استدعا ہے کہ وہ کتاب ہذا کو اپنی لائبریری کی زینت بنائیں اور خاصان خدا و رسل کی زیارت سے مستفید ہوں مزید برآں قبلہ حافظ صاحب کی تصانیف حاصل کریں جو اس شعبہ کی نایاب دستاویزات میں شمار کی جاتی ہیں اور ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی بھی شعائر اسلام سے محبت کا ہی ایک نمونہ ہے۔ امید واثق ہے سب دوست اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین بجاہ سید المرسلین